ٹیلیفون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۳۱ امان ۱۳۴۳ھش ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ ۳۱ مارچ ۱۹۶۴ء	نمبر ۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۰ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں شام حضور کو بے چینی کی بہت تکلیف رہی۔ کل کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ ملاقات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

”جامعہ نصرت ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں ایک امتیازی شان کا حامل ہے“

”یہ ادارہ اسلامی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دورِ حاضر کی ضروریات کو بطریق احسن پورا کر رہا ہے“

جامعہ کے جلسہ تقسیم اسناد میں محترمہ ڈاکٹر مس رفعت رشید صاحبہ کا پُر اثر خطبہ

ربوہ ــ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ جامعہ نصرت کا دوسرا جلسہ تقسیم اسناد نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا۔ کانووکیشن کی صدارت پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ سوشل ورک کی ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ محترمہ ڈاکٹر (مس) رفعت رشید صاحبہ ایم اے۔ پی ایچ ڈی۔ (کولمبیا) نے فرمائی۔ آپ لاہور سے ربوہ تشریف لائیں۔ اور ڈگری حاصل کرنے والی طالبات کو اپنے خطبہ اسناد میں بہت سی قیمتی نصائح سے نوازا نیز اس بات پر خوشنودی کا اظہار کیا کہ جامعہ نصرت ملک کے تمام تعلیمی اداروں میں اس خصوصیت کی بناء پر امتیازی حیثیت رکھتا ہے کہ یہ اسلامی روایات اور دورِ حاضر کی ضروریات کو بطریق احسن پورا کرتا ہے۔ آپ نے طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دن جہاں آپ کے لئے خوشی کا سامان لایا ہے وہاں آپ کو یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ آپ اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کے مطابق قوم و ملت کی خدمت کا عظیم فرض بھی ادا کریں۔

کانووکیشن کا آغاز

محترمہ ڈاکٹر (مس) رفعت رشید صاحبہ ۹½ بجے لاہور سے بذریعہ موٹر کار ربوہ تشریف لائیں۔ جامعہ نصرت میں آپ کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ بعد ازاں آپ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت۔ محترمہ مسز شاہ پرنسپل جامعہ نصرت اور دیگر ممبرات سٹاف کے ہمراہ جلوس کی شکل میں اسٹیج پر تشریف لائیں۔ آپ کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد ٹھیک دس بجے دن جلسہ تقسیم اسناد کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔

تقسیم اسناد

بعدہ محترمہ پرنسپل صاحبہ نے بی اے آنرز اور بی اے کی کامیاب طالبات کو اسناد تقسیم کیں۔ اسناد حاصل کرنے والی طالبات میں چھ آنرز اور سترہ گریجوایٹ تھیں۔ اسناد تقسیم کرنے کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے جامعہ نصرت کی سالانہ رپورٹ بابت ۶۴-۱۹۶۳ء پڑھ کر سنائی۔ آپ نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ سال رواں کا اہم واقعہ بی اے اور ایف اے کلاسز کا الحاق ہے ناساعد حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ بلڈنگ کی کمی۔ لائبریری روم کی عدم موجودگی اور ہوسٹل میں رہائش کا ناکافی انتظام ہونے کی وجہ سے جو مشکلات پیش آئیں۔ ان کے باوجود تدریس کا کام بدستور محنت اور تندہی سے جاری رہا جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔ چنانچہ اس سال کالج کے نتائج تقریباً سو فی صدی رہے ہیں اور طالبات نے یونیورسٹی سے وظائف بھی حاصل کئے۔ مس فیروزہ فائزہ انٹرمیڈیٹ امتحان میں آرٹس گروپ میں اول آئیں۔ آپ نے اپنی رپورٹ میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ تعلیم پر خاطر خواہ زور دینے کے علاوہ طالبات کو اسلامی طریق پر سادہ طریق پر زندگی بسر کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور اس امر کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے کہ وہ اسلامی اخلاق کی پابند ہوں۔ اور اپنی زندگیوں کو اسلامی احکام کے مطابق ڈھالیں۔ مزید برآں طالبات میں علمی ادبی ذوق پیدا کرنے کی غرض سے کالج یونین کے علاوہ متعدد سوسائٹیاں قائم ہیں جن کی سرگرمیوں میں طالبات بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

نکاح کی بابرکت تقریب

ربوہ ــ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۶۴ء بروز اتوار ۲½ بجے بعد دوپہر قصر خلافت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرزند مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب سلمہ اللہ افسر امانت تحریک جدید کا نکاح ہمراہ صاحبزادی سیدہ امۃ المومن صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء بعوض حق مہر گیارہ صد روپیہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھا۔ نکاح کے اعلان کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور صاحبزادی سیدہ امۃ المومن صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(باقی صفحہ ۸ پر)

علم اور عمل لازم و ملزوم ہیں ایک کا دوسرے کے بغیر تصور ممکن ہی نہیں

وہ علم جس کے ساتھ عمل نہ ہو اپنے صحیح معنوں کی رو سے علم نہیں کہلا سکتا

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی تربیتی کلاس سے محترم سید داؤد احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ــــ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے قائمقام صدر محترم سید داؤد احمد صاحب نے مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی سالانہ تربیتی کلاس سے خطاب کرتے ہوئے خدام کو عالم باعمل بننے کی پرزور تلقین کی۔ آپ نے فرمایا علم اور عمل لازم و ملزوم ہیں حتیٰ کہ ایک کا دوسرے کے بغیر تصور ہی ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ علم جس کا عملی نتیجہ ظاہر نہ ہو۔ اسے ہم علم کہہ ہی نہیں سکتے۔ عالم اور جاہل میں فرق کرنے اور اول الذکر کو امتیاز بخشنے والی چیز وہ عمل ہی ہوتا ہے۔ جو علم کے نتیجہ میں ظاہر ہو کر اسے ممیز کر دکھاتا ہے۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی سات روزہ تربیتی کلاس کے اختتام پر نمایاں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ مارچ ۶۴ء

مصلح موعود کا نشان — خلافت کے پچاس درخشندہ سال

"مصلح موعود" کے نشان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نشان خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے اس لئے مانگا تھا تاکہ اس سے اسلام کی صداقت ظاہر ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ جو پیشگوئی کے شروع میں ہیں حسب ذیل ہیں :۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

(تذکرہ صـ۱۴۲)

پیشگوئی کے اس حصہ کی شوکت ملاحظہ کیجئے ہر لفظ اس نشان کی عظمت ظاہر کرتا ہے۔ درحقیقت یہ نشان ایک مینارۂ روشنی ہے جس سے بے خطر راستوں کو خطرناک راستوں سے علیحدہ کر کے نہایت نمایاں طور سے دکھایا گیا ہے۔

اس سے یہ بھی اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نشان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طلب کے موافق عطا فرمایا۔ حضور اقدس علیہ السلام نے چالیس روز تک شہر ہوشیارپور کے ایک مکان میں نہایت تضرعات اور دعاؤں سے یہ نشان طلب کیا تھا اور جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے یہ نشان آپ نے اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے طلب کیا تھا تاکہ تمام دنیا کے لئے عموماً اور آپ کے معاصرین کے لئے خصوصاً یہ دو ٹوک فیصلہ کرنے والا نشان ہو۔

اس نشان کی مزید اہمیت اس امر سے واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اغراض کو بھی اپنے الہام میں بیان کر دیا ہے جن اغراض کے لئے حضور اقدس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ نشان مانگا تھا۔ ذرا ان الفاظ پر پھر غور کیجئے :۔

"تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔" (ایضاً)

ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے یہ نشان ان اغراض کے لئے طلب کیا تھا۔

۱۔ تا مردوں کو نئی زندگی ملے۔
۲۔ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔
۳۔ تا دنیا میں حق آجائے اور باطل بھاگ جائے۔
۴۔ تا لوگ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔
۵۔ تا لوگ یقین لائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے۔
۶۔ تا ان کے لئے جو خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لاتے ہیں اور ان کے لئے جو خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفےٰ ؐ کا انکار کرتے ہیں دونوں کے لئے یہ ایک کھلی نشانی بنے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

اس سے ظاہر ہے کہ یہ نشان کس قدر عظیم الشان کس قدر پُر شوکت اور کس قدر پُر عظمت نشان ہے اور اس زمانے میں دین حق یعنی اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے اسکی کیا اہمیت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ عظیم الشان نشان جو اسلام کی حقانیت۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور قرآن کریم کی صداقت واضح کرنے کے لئے خاص طور پر خاص تضرعات اور دعاؤں کے ساتھ طلب کرنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا جسکی ایک غرض یہ بھی تھی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعوےٰ بھی ثابت ہو کہ آپ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین اسلام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور آپکی بعثت کی غرض صرف یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور دین اسلام کی حقانیت ظاہر کریں اور نہ صرف اسلام کی کھوئی ہوئی شوکت کو از سر نو قائم کریں بلکہ اسلام کا پرچم تمام دنیا کے کنارے پر لہرا دیں اور تمام دنیا کی سعید روحوں کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع کریں اور اس زمانے کے منکرین پر اسلام کی سچائی ظاہر کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک عظیم الشان نشان قائم کریں۔ الغرض یہ نشان یہ مصلح موعود کا نشان درحقیقت اسلام کے ارتقاء کا ایک سنگ میل ہے۔ یہ نشان ایک ایسی موج ہے جس سے دریا کا رُخ مڑ جاتا ہے۔

پھر ہم احمدی جانتے ہیں کہ کس طرح یہ عظیم الشان نشان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کے گزشتہ پچاس سال میں پورا ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ وہ عظیم الشان کارنامے جو ان پچاس سالوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ظاہر ہوئے ہیں۔ ایسے ہیں جو ان اغراض کے عین مطابق ہیں جن اغراض کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نشان طلب کیا تھا اور جس کے لئے آپ نے خاص طور سے ہوشیارپور میں چالیس روز تک اللہ تعالےٰ کے حضور تضرعات اور دعائیں کی تھیں۔

آپ کے ان کارناموں کا حصر نہ یہاں ہو سکتا ہے اور نہ مقصود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ ان کارناموں کی تفاصیل کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں اور جس جس طریقے سے ممکن ہو اس کا زیادہ سے زیادہ تذکرہ کریں اور زیادہ سے زیادہ ایسے ذرائع استعمال کریں جن سے اس عظیم الشان نشان کے حقائق دنیا کے سامنے آئیں۔ کیونکہ یہ نشان اسلام کی فتح و کامرانی کا نشان ہے۔ اسلام کی اس فتح و کامرانی کا جو اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق اس آخری دور میں اس کو ہونے والی ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو عظیم الشان کارنامے دکھائے ہیں اور جس قدر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے کام کو آپ کے وجود باجود کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی مدد سے تقویت پہنچی ہے اس کی شہادت نہ صرف جماعت کے مخلصین دیتے ہیں بلکہ سینکڑوں اغیار نے بھی اس پر مہر تصدیق ثبت کی ہے اور اس وسعت اور صفائی کی حد تک ہے کہ آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مصداق ہے۔

مسلمانوں سے خلافت کا وعدۂ الٰہی۔ اس کی شرائط اور اس کی برکات

قرآن مجید کی آیت استخلاف کی نہایت اہم اور پُر معارف تفسیر

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے گزشتہ پچاس سالہ بابرکت عہد خلافت کا ایک اہم کارنامہ یہ ہے کہ حضور نے قرآن مجید کی روشنی میں مسئلہ خلافت کو ایسے رنگ میں واضح کیا۔ کہ اس کی برکات اور اس کی ضرورت و اہمیت خوب واضح ہو گئی۔ تفسیر کبیر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی آیت استخلاف کی جو پُر معارف تفسیر بیان فرمائی ہے۔ اس کی تیسری قسط بطور مثال درج ذیل کی جاتی ہے:۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہود کو ہم نے دو طرح خلیفہ بنایا اذ جعل فیکم انبیاء کے ماتحت انہیں خلافت نبوت دی اور جعلکم ملوکاً کے ماتحت انہیں خلافت ملوکیت دی۔ چونکہ موسیٰ کے وقت تک ان میں اور کوئی بادشاہ نہیں ہوا۔ اس لئے اس سے مراد یہ ہے کہ نبوت موسیٰ اور بادشاہت موسیٰ عطا کی۔ جو دریائے نیل کے پار کرنے کے بعد سے ان کو حاصل ہو گئی تھی۔ جیسا کہ فتح مکہ کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی بھی تھے۔ اور ایک لحاظ سے بادشاہ بھی تھے۔ مگر آپ کی بادشاہت خدا تعالیٰ کے احکام کے تابع تھی خود سر بادشاہوں والی بادشاہت نہ تھی۔

پس جب خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا کہ

لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم

تو اس سے یہ استنباط ہوا کہ پہلی خلافتوں والی برکات مسلمانوں کو بھی ملیں گی۔ اور انبیاء سابقین سے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ سلوک کیا۔ وہی سلوک وہ امت محمدیہ کے خلفاء کے ساتھ بھی کرے گا۔ اگر کوئی کہے کہ پہلے تو خلافت ملوکیت کا بھی ذکر آتا ہے۔ پھر خلافت ملوکیت کا ذکر چھوڑ کر صرف خلافتِ نبوت کے ساتھ اس کی مشابہت کو کیوں مخصوص کیا گیا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک مسلمانوں کے ساتھ بادشاہتوں کا بھی وعدہ ہے۔ مگر اس جگہ بادشاہت کا ذکر نہیں بلکہ صرف مذہبی نعمتوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم

کہ خدا تعالیٰ اپنے قائم کردہ خلفاء کے دین کو دنیا میں قائم کرکے رہے گا۔ اب یہ اصول دنیا کے بادشاہوں کے لئے نہیں۔ اور نہ ان کے دین کو خدا تعالیٰ نے کبھی دنیا میں قائم کیا ہے۔ بلکہ یہ اصول روحانی خلفاء کے متعلق ہی ہے۔

پس یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ اس جگہ جس خلافت سے مشابہت دی گئی ہے۔ وہ خلافت نبوت ہے نہ کہ خلافتِ ملوکیت اسی طرح فرماتا ہے۔

ولیبدلنہم من بعد خوفہم امناً۔

کہ خدا ان کے خوف کو امن سے بدل دیا کرتا ہے۔ یہ علامت بھی دنیوی بادشاہوں پر کسی صورت میں بھی چسپاں نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دنیوی بادشاہ اگر آج تاج و تخت کے مالک ہوتے ہیں۔ تو کل تخت سے علیحدہ ہو کر بھیک مانگتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے خوف کو امن سے بدل دینے کا کوئی وعدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات جب کوئی خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے مقابلہ کی ہمت تک کھو بیٹھتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے۔

یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً۔

کہ وہ خلفاء میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ گویا وہ خالص موحد اور شرک کے شدید ترین دشمن ہوں گے۔ مگر دنیا کے بادشاہ تو شرک بھی کر لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ان سے کبھی کفر بواح بھی سرزد ہو جائے۔ پس وہ اس آیت کے مصداق کس طرح ہو سکتے ہیں۔

چوتھی دلیل جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان خلفاء سے مراد دنیوی بادشاہ ہرگز نہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

من کفر بعد ذالک فاولٰئک ہم الفاسقون

یعنی جو لوگ ان خلفاء کا انکار کریں گے وہ فاسق فاجر ہو جائیں گے۔ اب بتاؤ کہ کیا جو شخص کفر بواح کا بھی مرتکب ہو سکتا ہے۔ آیا اس کی اطاعت سے خروج فسق ہوتا ہے یقیناً ایسے بادشاہوں کی اطاعت سے انکار کرنا انسان کو فاسق نہیں بنا سکتا۔ فسق کا فتوےٰ انسان پر اسی صورت میں لگ سکتا ہے۔ جب وہ روحانی خلفاء کی اطاعت سے انکار کرے۔

غرض یہ چاروں دلائل جن کا اس آیت میں ذکر ہے یہ اس امر کا ثبوت ہیں کہ اس آیت میں جس خلافت کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ خلافت ملوکیت نہیں پس جب خدا نے یہ فرمایا کہ

لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم

کہ ہم ان خلفاء پر ایسے ہی انعامات نازل کریں گے۔ جیسے ہم نے پہلے خلفاء پر انعامات نازل کئے۔ تو اس سے مراد یہی ہے کہ جیسے پہلے انبیاء کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی رہی ہے۔ اسی طرح ان کی مدد ہو گی۔ پس اس آیت میں خلافت نبوت سے مشابہت مراد ہے نہ کہ خلافت ملوکیت سے۔

تیسری بات اس آیت سے یہ نکلتی ہے کہ یہ وعدہ امت سے اس وقت تک کے لئے ہے۔ جب تک کہ امت مومن اور عمل صالح کرنے والی ہے۔ جب وہ مومن اور عمل صالح کرنے والی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس وعدہ کو واپس لے لے گا۔ گویا نبوت اور خلافت میں یہ عظیم الشان فرق بتایا۔ کہ نبوت تو اس وقت آتی ہے۔ جب دنیا خرابی اور فساد سے بھر جاتی ہے جیسے فرمایا۔

ظہر الفساد فی البرّ و البحر (روم ع۵)

یعنی جب بر اور بحر میں فساد واقع ہو جاتا ہے۔ لوگ خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ الٰہی احکام سے اپنا منہ موڑ لیتے ہیں۔ ضلالت اور گمراہی میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور تاریکی زمین کے چپہ چپہ کا احاطہ کر لیتی ہے۔ تو اس وقت لوگوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کسی نبی کو بھیجتا ہے۔ جو پھر آسمان سے نور ایمان کو واپس لاتا اور ان کو سچے دین پر قائم کرتا ہے۔ لیکن خلافت اس وقت آتی ہے جب قوم میں اکثریت مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی ہوتی ہے۔ اور خلیفہ لوگوں کو عقائد میں مضبوط کرنے کے لئے نہیں آتا۔ بلکہ تنظیم کو مکمل کرنے کے لئے آتا ہے۔

گویا نبوت تو ایمان اور عمل صالح کے مٹ جانے پر آتی ہے۔ اور خلافت اس وقت آتی ہے جبکہ تمام کے تمام لوگ ایمان اور عمل صالح پر قائم ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت اسی وقت شروع ہوتی ہے۔ جب نبوت ختم ہوتی ہے۔ کیونکہ نبوت کے ذریعہ ایمان اور عمل صالح قائم ہو چکا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو ایمان اور عمل صالح پر قائم ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنی خلافت کی نعمت عطا فرما دیتا ہے۔ اور درمیانی زمانہ جبکہ نہ تو دنیا نیکوکاروں سے خالی ہو۔ اور نہ بدی سے پُر ہو۔ دونوں سے محروم رہتا ہے۔ کیونکہ نہ تو بیماری شدید ہوتی ہے کہ نبی آئے۔ اور نہ تندرستی کامل ہوتی ہے کہ ان سے کام لینے والا خلیفہ آئے۔

پس اس حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کا فقدان کسی خلیفہ کے نقص کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ جماعت کے نقص کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور خلافت کا مٹنا خلیفہ کے گنہگار ہونے کی دلیل نہیں۔ بلکہ امت کے گنہگار ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ صریح وعدہ ہے کہ وہ اس وقت تک خلیفہ بناتا چلا جائے گا۔ جب تک جماعت میں مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی اکثریت رہے گی جب اس میں فرق پڑ جائے گا۔ اکثریت مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی نہیں رہے گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب چونکہ تم خود بدعمل ہو گئے ہو۔ اس لئے میں اپنی نعمت تم سے چھین لیتا ہوں۔ اگر خدا چاہے تو بطور احسان ایک عرصہ تک پھر بھی جماعت میں خلفاء بھجواتا رہے۔ پس جو شخص یہ کہتا ہے کہ خلیفہ خراب ہو گیا ہے۔ وہ بالفاظ دیگر اس امر کا اعلان کرتا ہے۔ کہ جماعت کی اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم ہو چکی ہے۔ کیونکہ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ جب تک امت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی۔ اس میں خلفاء آتے رہیں گے۔ اور جب وہ اس سے محروم ہو جائے گی۔ تو خلفاء کا آنا بھی بند ہو جائے گا۔ پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی

امکان نہیں۔ ہاں اس بات کا ہر وقت امکان ہو سکتا ہے کہ جماعت کی اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم نہ ہو جائے۔

چوتھی علامت خلفاء کی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ ان کے دینی احکام اور خیالات کو اللہ تعالیٰ دنیا میں پھیلائے گا چنانچہ فرماتا ہے:۔

ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم

کہ اللہ تعالیٰ ان کے دین کو تمکین دے گا اور باوجود مخالف حالات کے اسے دنیا میں قائم کرے گا۔ یہ ایک زبردست ثبوت خلافت حقہ کی تائید میں ہے اور جب اس پر غور کیا جاتا ہے تو خلفاء کی صداقت پر خدا تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا نشان نظر آتا ہے۔

پھر دین کے ایک معنے سیاست اور حکومت کے بھی ہوتے ہیں اس لحاظ سے پیچھے خلفاء کی اللہ تعالیٰ نے یہ علامت بتائی کہ جس سیاست اور پالیسی کو وہ چلائیں گے اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں قائم فرمائے گا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ذاتی معاملات میں خلیفۂ وقت سے کوئی غلطی ہو جائے لیکن ان معاملات میں جن پر جماعت کی روحانی اور جسمانی ترقی کا انحصار ہو اگر اس سے کوئی غلطی سرزد بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی حفاظت فرماتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں اسے اس غلطی پر مطلع کر دیتا ہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اسے عصمتِ صغریٰ کہا جاتا ہے۔ گویا انبیاء کو تو عصمتِ کبریٰ حاصل ہوتی ہے لیکن خلفاء کو عصمتِ صغریٰ حاصل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے کوئی ایسی اہم غلطی نہیں ہونے دیتا جو جماعت کے لئے تباہی کا موجب ہو۔ ان کے فیصلوں میں جزئی اور معمولی غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر انجام کار نتیجہ یہی ہوگا کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور اس کے مخالفوں کو شکست ہوگی۔ گویا بوجہ اس کے کہ ان کو عصمتِ صغریٰ حاصل ہوگی خدا تعالیٰ کی پالیسی بھی وہی ہوگی جو ان کی ہوگی۔ بے شک بولنے والے وہ ہوں گے۔ زبانیں انہی کی حرکت کریں گی۔ ہاتھ انہی کے چلیں گے۔ دماغ انہی کا کام کرے گا مگر ان سب کے پیچھے خدا تعالیٰ کا اپنا ہاتھ ہوگا۔ ان سے جزئیات میں معمولی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ بعض دفعہ ان کے مشیر بھی ان کو غلط مشورہ دے سکتے ہیں لیکن ان درمیانی روکوں سے گذر کر کامیابی انہی کو حاصل ہوگی اور جب تمام کڑیاں مل کر زنجیر بنے گی تو وہ صحیح ہوگی اور ایسی مضبوط ہوگی کہ کوئی طاقت اسے توڑ نہیں سکے گی۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیہ نفوس کرتی ہے!

عرش سے جو پیام آتے ہیں
پاکبازوں کے نام آتے ہیں

لوگ دیدہ بره نہیں رہتے
وہ تو بالائے بام آتے ہیں

گوشہ گیرانِ میکدہ آخر
سوئے بیت الحرام آتے ہیں

بند کیجے نہ بابِ فیض اپنا
اور بھی تشنہ کام آتے ہیں

کچھ تو نغمہ بلب چلے آئے
اور کچھ مے بجام آتے ہیں

جادۂ عشق میں وہ کیا جانیں
کیسے کیسے مقام آتے ہیں

پھر میشر نگار خانے سے
اہلِ دل کو سلام آتے ہیں

[illegible]

گاڑی				
آرسی ۵۰۸ ڈاؤن رہبر آمد	-	۱۹-۳۰	-	-
روانگی	۱۵-۴۰	-	-	-
۴۴ ڈاؤن ایکسپریس آمد	-	۱۵-۵	-	-
روانگی	۱۰-۳۵	-	-	-
آرسی ۴۰ ڈاؤن غزالہ آمد	-	-	-	ملتان کینٹ ۱۸-۴۰
روانگی	-	-	۱۴-۱۰	-
۱۴ ڈاؤن ایکسپریس آمد	-	-	-	۱۱-۵
روانگی	-		۵-۱۵	-

گاڑی	روانگی		آمد
۳ اپ بولان میل روانگی	کراچی کینٹ ۱۵-۰۰	آمد	کوئٹہ ۱۰-۳۵
۴ ڈاؤن بولان میل روانگی	کوئٹہ ۱۵-۳۵	آمد	کراچی کینٹ ۱۱-۲۵
۱۷ اپ لاڑکانہ ایکسپریس روانگی	کراچی سٹی ۷-۴۵	آمد	روہڑی ۲۰-۵۰
۱۸ ڈاؤن لاڑکانہ ایکسپریس روانگی	روہڑی ۴-۱۵	آمد	کراچی سٹی ۱۷-۰۰
۱۹ اپ مہران روانگی	کراچی کینٹ ۱۹-۰۰	آمد	حیدرآباد ۲۱-۴۵
۲۰ ڈاؤن مہران روانگی	حیدرآباد ۶-۳۰	آمد	کراچی کینٹ ۹-۱۵
۲۵ اپ ایکسپریس روانگی	کراچی سٹی ۵-۰۰	آمد	روہڑی ۱۲-۵۵
۲۶ ڈاؤن ایکسپریس روانگی	روہڑی ۱۴-۳۰	آمد	کراچی سٹی ۲۲-۳۵
۱۶۹ اپ ایکسپریس روانگی	لاہور ۷-۲۵	آمد	سیالکوٹ ۱۰-۲۵
۱۷۰ ڈاؤن ایکسپریس روانگی	سیالکوٹ ۱۶-۰۰	آمد	لاہور ۱۹-۵
۸۵ اپ/۸۸ ڈاؤن/۸۵ اپ ایکسپریس روانگی	لاہور ۱۶-۱۵	آمد	سرگودھا ۲۰-۴۰
۸۶ ڈاؤن/۸۷ اپ/۸۶ ڈاؤن ایکسپریس روانگی	سرگودھا ۴-۲۵	آمد	لاہور ۹-۵
۲۱/۲۴ ڈاؤن ڈاچی روانگی	لاہور ۱۸-۵۵	آمد	لائلپور ۲۰-۵۵
۲۰۹ اپ/۲۱۲ ڈاؤن رچنا "	۶-۳۵	"	۸-۴۵
۲۲/۲۳ ڈاؤن ڈاچی روانگی	لائلپور ۶-۰۰	آمد	لاہور ۸-۰۰
۲۱۰/۲۱۱ " رچنا "	۱۸-۱۰	"	۲۰-۲۰

نوٹ:- (۱) درج ذیل گاڑیاں نیچے دیئے گئے سٹیشنوں کے درمیان چھپے ہوئے ٹائم ٹیبل کی بجائے ترمیم شدہ اوقات پر چلا کریں گی۔

گاڑی	روانگی		آمد	
(۱) نمبر ۱۲/۱۱ ایکسپریس	لاہور روانگی	۵-۱۵	کوٹ رادھا کشن روانگی	۶-۱۲
(۲) ۱۷۹-اپ پسنجر	قصور "	۱۵-۴۵	لاہور آمد	۱۷-۴۵
(۳) ۱۸۱-اپ پسنجر	" "	۱۰-۵	" "	۱۲-۵
(۴) آرسی ۲۲ ڈاؤن ریل کار	اتھل پور روانگی	۱۱-۵۲	قصور "	۱۲-۵
(۵) ۱۷۱-اپ پسنجر	قصور روانگی	۴-۵۵	رائے ونڈ "	۵-۳۶
			روانگی	۸-۳۸
(۶) ۳۳۴-ڈاؤن پسنجر	بدین روانگی	۱۵-۰۰	کوٹری آمد	۱۹-۵
(۷) ۳۳۵-اپ پسنجر	کوٹری "	۱۶-۳۵	بدین "	۲۱-۱۵

(۲) موجودہ شٹل گاڑیاں جو ریل کاروں کی جگہ چل رہی ہیں تا اطلاع ثانی اسی طرح جاری رہیں گی۔

II - نئی گاڑیاں

(i) ۲۵-اپ/۲۶ ڈاؤن ایکسپریس کراچی سٹی اور روہڑی کے درمیان

(ii) ۳۹-اپ/۴۰ ڈاؤن ایکسپریس راولپنڈی اور پشاور چھاؤنی کے درمیان

(iii) ۱۶۹-اپ/۱۷۰ ڈاؤن ایکسپریس لاہور اور سیالکوٹ کے درمیان

(iv) ۳۷۵ اپ/۳۷۶ ڈاؤن پسنجر روہڑی اور حبیب کوٹ کے درمیان

(v) ایم-جی-۲۹-اپ/ایم جی ۳۰ ڈاؤن پسنجر نواب شاہ اور کھادرو کے درمیان

(vi) بی جی ۳-اپ/بی-ایل ۴ ڈاؤن پسنجر بادامی باغ گوجرانوالہ اور گوجرانوالہ لاہور کے درمیان

(vii) جے ایل ۲۷-اپ/ایل جے ۲۸ ڈاؤن ریل کار لاہور اور جلو کے درمیان

(viii) جے ایل-۲۹-اپ/ایل جے ۳۰-ڈاؤن ریل کار لاہور اور جلو کے درمیان

III - گاڑیاں چلنے کے مقامات میں تبدیلی

(i) ۲۱۷ اپ/۲۲۰ ڈاؤن اور ۲۱۹-اپ/۲۱۸ ڈاؤن جو کہ اس وقت لاہور اور شورکوٹ روڈ (براستہ لائلپور) کے درمیان چلتی ہے اب لاہور اور خانیوال کے درمیان چلا کرے گی۔

(ii) ۱۵۵-اپ/۱۵۶ ڈاؤن جو کہ اس وقت سرگودھا اور ملکوال کے درمیان چلتی ہے اب سرگودھا اور لالہ موسیٰ کے درمیان چلا کرے گی۔

(iii) ایل-ایم-۱-اپ/ایم-ایل ۲-ڈاؤن جو کہ اس وقت لاہور اور مریدکے کے درمیان چل رہی ہے اب لاہور اور کامونکی کے درمیان چلا کرے گی۔

IV - جن مقامات پر اب گاڑیاں ٹھہرا کریں گی

۵-اپ/۶-ڈاؤن تیزرو بمقام شہداد پور

۱۱-اپ چناب ایکسپریس بمقام میرپور متھیلو

۱۲-ڈاؤن چناب ایکسپریس بمقام نصرپور

۱۳-اپ/۱۴-ڈاؤن ایکسپریس بمقام رینالہ خورد

۱۷-اپ/۱۸-ڈاؤن لاڑکانہ ایکسپریس بمقام ہابک روڈ

۱۳-اپ/۱۴-ڈاؤن ایکسپریس گاڑیاں شاہدرہ باغ، مریدکے، کامونکی، ایمن آباد، گوجرانوالہ ٹاؤن، راہوالی، گکھڑ منڈی، نظام آباد، وزیر آباد اور سمبڑیال سٹیشنوں پر بدستور ٹھہرتی رہیں گی۔

V - جن مقامات پر اب گاڑیاں نہیں ٹھہریں گی

۱-اپ/۲ ڈاؤن خیبر میل بمقام ڈھرکی۔

VI - ۳۱ مارچ/یکم اپریل کی شب کو پسنجر گاڑیوں کی نشتنگ (ان ۱) نمبر ۵ اپ تیزرو جو کہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۴ء کو ۴۸-۲۳ بجے سمہ سٹہ پہنچے گی، وہاں انتظار کریگی اور وہاں سے اپنا نیا ٹائم ٹیبل لے گی۔ دیگر تمام تبدیلیوں کے لئے یکم اپریل ۱۹۶۴ء سے نافذ العمل آنے والے ٹائم ٹیبل اینڈ فیئر ٹیبل سے معلومات کی جاسکتی ہیں جو کہ (۵۰ پیسے فی کاپی) کی قیمت ادا کرنے پر ریلوے کے تمام بک سٹالوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(حمید الدین احمد) چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

نمائندگان شوریٰ کی خدمت میں

ایک ضروری گزارش

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شوریٰ کے نمائندگان سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی خریداری بڑھانے کے لئے اپیل کی تھی۔ نمائندگان اپنی مجالس میں واپس پہنچ چکے ہوں گے بطور یاددہانی آپ کا پیغام الفضل میں شائع کیا جارہا ہے امید ہے نمائندگان اس طرف خصوصی توجہ دے کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ (مہتمم اشاعت)

"شوریٰ کے نمائندگان جماعت کا ایک نہایت اہم حصہ ہیں اور ان کی ذمہ داری اس وجہ سے کہ وہ اہل الرائے ہیں سے ہیں دوسروں سے بڑھ کر ہے۔ یہ ذمہ داری تین دن میں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ سارا سال وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ دیکھیں کہ جماعت کے افراد اللہ اور اس کے رسول کے فرمودات کے مطابق اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں یا نہیں۔

قوا انفسکم واھلیکم نارًا

یعنی اپنے آپ کو بھی اور اپنے بیوی بچوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

ظاہر ہے کہ آپ اپنی اولاد کو دینداری سکھائے بغیر دوزخ کی آگ سے انہیں بچا سکتے۔ اس لئے میں آپ سب کی خدمت میں دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنے اپنے علاقہ میں واپس جاکر احمدی بچوں کی تربیت میں دلچسپی لیں جس کے دو اہم ذریعے یہ ہیں:۔

(اوّل) احمدی بچوں کی اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں باقاعدہ شرکت۔

(دوم) ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی خریداری اور اس کا مطالعہ جو احمدی بچوں کا ایک ہی رسالہ ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور اس نیکی میں حصہ لینے والوں کو اپنی جناب سے جزائے خیر دے۔ آمین۔

والسلام

مرزا رفیع احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

نوٹ:- رسالہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دے۔

ایک اہم دیوار ـــــ اطفال الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

"میری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے یہ ہے کہ عمارت کی چاروں دیواروں کو مکمل کر دوں۔ ایک دیوار انصار اللہ ہیں۔ دوسری دیوار خدام الاحمدیہ ہیں تیسری دیوار اطفال الاحمدیہ ہیں اور چوتھی دیوار لجنہ اماء اللہ ہیں (الفضل)

پس احباب جماعت عموماً اور عہدیداران جماعت خصوصاً اس طرف توجہ فرمائیں تا اطفال الاحمدیہ کی دیوار ان کے ہاں قائم ہو جائے اور وہ جستی سے کام کرے تا آپ کی جماعت ترقی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائے۔

نوٹ :۔ پاکستان میں احمدی جماعتیں ایک ہزار کے قریب ہیں مگر ۲۵ مجالس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے رپورٹیں باقاعدگی سے آتی ہیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قومی ترقی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض و مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہو" (الفضل ۸ ۴/۴۸ ۲۲)

عہدیداران جماعت توجہ فرمائیں کہ انہیں حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی جماعت کے بچوں کی تربیت کے لئے کچھ کرنا چاہیئے۔ کم از کم وہ حضور کی خواہش کے مطابق مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کر کے سب بچوں کو اس کے پروگراموں میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔

نوٹ :۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کے نظام اور کام کے متعلق معلوماتی لٹریچر مفت مل سکتا ہے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ترک حقہ نوشی

ترک حقہ نوشی کے متعلق محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس کا مضمون الفضل میں پڑھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حوالہ درج ہے کہ اگر حقہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو ضرور منع فرماتے۔ اس لئے میں نے اور میرے دو لڑکوں عزیز مسعود احمد و نصیر احمد نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

(خاکسار چوہدری فرزند احمد ۔ گوٹھ فضل نگر ۔ ٹنڈو باگو ۔ حیدر آباد سندھ)

ضرورت

دفتر سیکرٹری مال مرکزی راولپنڈی کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہو یا مولوی فاضل۔ اکوئنٹس جانتا ہو۔ محنتی اور مخلص احمدی ہو۔ درخواست بوساطت امیر جماعت متعلقہ ۱۰ اپریل ۶۴ء تک بنام امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی آنی چاہیئے۔

تنخواہ بالمقطع مبلغ ۔/۱۶۰ روپے ماہوار ہوگی۔ رہائش وغیرہ کا انتظام اپنا کرنا ہوگا۔

مبارک احمد (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

دعائے مغفرت

اخویم منشی برکت علی صاحب ساکن کھاریاں کی بیٹی عزیزہ مریم صدیقہ بعمر قریباً ۱۴ سال لمبی علالت کے بعد ۲۳ مارچ ۱۹۶۴ء ساڑھے گیارہ بجے دوپہر اس جہان فانی سے رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک نہایت مخلص خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور خود بھی دین سے محبت کرتی تھی نہایت ہونہار بچی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے والدین بہن بھائیوں اور دیگر اعزہ کو صبر کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (محمد شفیع سلیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھاریاں)

جماعت احمدیہ پاکپتن کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۶ مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ پاکپتن میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ نے صدارت کے فرائض ادا کئے تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے کی اور نظم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ منٹگمری نے پڑھی اس کے بعد مکرم محمد منشی خاں صاحب معلم اصلاح و ارشاد نے پون گھنٹہ تقریر فرمائی۔ ان کے بعد مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات پر لیکچر دیا اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت پاکپتن نے دعا کی فلاسفی بیان فرمائی اور صدر جلسہ نے احمدی اور غیر احمدی میں فرق بیان کیا۔ آخر میں مکرم چوہدری غلام احمد صاحب نے دعا فرمائی۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاکپتن)

موضع اوپانہ میں دو روزہ تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۷/۳/۶۴ کو زیر صدارت مکرم چوہدری حشمت علی صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ پاکپتن ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم سید عزیز احمد صاحب مربی حلقہ اوکاڑہ نے فرمائی از اں بعد محترم مولوی محمد صدیق صاحب نے ایک نعت ترنم سے پڑھ کر سنائی جس کے بعد مکرم منشی خاں صاحب معلم اصلاح و ارشاد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق رسول پاک کی پیشگوئیوں پر پنجابی زبان میں تقریر فرمائی آپ کی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی آپ کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نے سیرت آنحضرت صلعم پر تقریر فرمائی بعد ازاں مکرم سید عزیز احمد صاحب نے وحی الٰہی کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

مورخہ ۱۸/۳/۶۴ بعد نماز عشاء سید عزیز احمد صاحب شاہد مربی حلقہ اوکاڑہ نے شان خاتم النبیین کے موضوع پر تقریر فرمائی جس سے سامعین بہت ہی محظوظ ہوئے۔ یہ دو روزہ تربیتی اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔

(عبد الغفار ابن چوہدری حشمت علی صاحب نمبردار قائد مجلس خدام الاحمدیہ پاک پتن منٹگمری)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار گر جانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار حبیب الرحمن دار الصدر غربی الف ربوہ)

۲۔ ہم پر ایک مقدمہ دائر ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ہمیں کامیاب کرے (چوہدری فرزند احمد ٹنڈہ باگو سندھ)

۳۔ میرے چھوٹے بھائی سید محمد اسلم صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (سید محمد صدیق ہاشمی زعیم انصار اللہ ڈیرہ غازیخان)

۴۔ میری خوشدامن صاحبہ کو ٹریفک کے ایک حادثہ میں چوٹ آئی اور کولھے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الرشید رازی سابق مبلغ غانا)

۵۔ برادرم مکرم صوبیدار محمد عبد الصمد صاحب مولوی فاضل چند روز سے بعارضہ بخار زیادہ بیمار ہیں۔ کمزور بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار۔ عبد الحمید راولپنڈی)

۶۔ میرے بیٹے عزیز عطاء الرحیم حامد بی اے کا سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں بی ایڈ کا امتحان ہو رہا ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (ابو العطاء جالندھری)

۷۔ میری چھوٹی ہمشیرہ عرصہ ڈیڑھ سال سے ہسٹریا کی مرض میں مبتلا ہے آج کل زیادہ تکلیف ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (رانا عبد القیوم لاہور)

۸۔ مکرم حافظ عبد الحکیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دادو بوجہ ہائی بلڈ پریشر و شوگر سخت بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار۔ رانا چراغ الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دادو۔ سندھ)

۹۔ ہم آٹھ آدمیوں پر ایک مقدمہ قتل دائر تھا۔ جس میں ہم سیشن کورٹ خیرپور سے بری ہو گئے اب مقدمہ دوبارہ ہائی کورٹ کراچی برانچ میں زیر سماعت ہے جس کی تاریخ ۱۲ اگست ۱۹۶۴ء مقرر ہوئی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ باعزت بری کرے۔

(خاکسار لطیف احمد ڈھوی قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور)

۱۰۔ خاکسار کی ہمشیرگان بعارضہ بخار و درد ایک سال سے بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (خاکسار۔ محمد یونس انور بھٹی۔ ربوہ)

۱۱۔ خاکسار کے بہنوئی میاں نذیر احمد (ترگڑی ضلع گوجرانوالہ) تین چار ماہ سے بیمار ہیں گزشتہ ۲/۳ دن سے حالت تشویشناک ہے احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد صدیق احمد۔ ۱/۱۳ محمد نگر۔ لاہور)

ضروری اعلان

جو صاحب قومی اسمبلی پاکستان سے اس اشتہار کے شائع ہونے کے ایک سال کے اندر یہ قانون پاس کرانے میں کامیاب ہو جائیں۔ کہ آئندہ جو کتاب یا اشتہار یا اخبار۔ پاکستان میں چھپے اس میں جس جگہ خالق حقیقی کا ذکر آجائے تو کسی نہ کسی صفت کے نام کے ساتھ ضرور ذکر کیا جائے تاکہ اس ذاتِ باری کا ادب، اور اظہار شان ہو۔ مثلاً خدا تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ۔ رب العزت یا مولا کریم یعنی نام خالی نہ ہو ساتھ صفت ضرور ہو اور اگر کسی عربی کتاب کا ترجمہ اردو وغیرہ زبان میں کیا جاوے تو اس کے ترجمہ میں بھی اس کا التزام رکھا جائے اس صاحب کو خاکسار اپنا مکان واقعہ محلہ دارالصدر ربوہ جو اس وقت گورنمنٹ کے پاس کرایہ پر ہے جس میں پولیس چوکی ہے دینے کا اقرار کرتا ہے جس کی مالیت اندازاً بیس ہزار روپے ہے میں نے صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو اس بات کا مختار بنا دیا ہے کہ اس صاحب سے پورا ثبوت لے کر کہ وہ اس قانون کے بنوانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ مکان ہذا بجنسہٖ یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت اس صاحب کو دے دیں۔ فقط والسلام خاکسار (میاں) سراج الدین ابن میاں خیر الدین وائی ایم سی اے لاہور۔ گواہ شد۔ اسد اللہ خان بار ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور گواہ شد۔ بشیر احمد سابق جج ہائیکورٹ لاہور ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ محمد احمد صدر حلقہ نیلہ گنبد لاہور۔ گواہ شد۔ خلیل احمد بقلم خود ابن میاں سراج الدین وائی ایم سی اے لاہور

درخواست دعا

میری ہمشیرہ ریشم بی بی بنت چوہدری بڈھے خاں صاحب نمبردار مرحوم کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے

(فاک رمبارک احمد دفتر خزانہ)

ضروری اعلان

اگر آپ کو کل الفضل کا پرچہ حسب معمول ایجنٹ اخبار نہ دے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے ایجنٹ نے بل کی ادائیگی نہیں کی اور نہ ہی بقایا ادا کرنے کی طرف توجہ دی ہے اس لئے دفتر ہذا نے مجبوراً بنڈل کی ترسیل روک دی ہے (مینیجر)

جامعہ نصرت (برائے خواتین) کا جلسہ تقسیم اسناد

(بقیہ صفحہ اول)

نیز علمی مباحثے اور کھیلوں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ آپ نے رپورٹ میں متعدد مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا کہ خاطر خواہ نتائج اور ترقی کے باوجود جب سے یونیورسٹی کے ساتھ کالج کا الحاق ہوا ہے اسے یونیورسٹی کی طرف سے کوئی گرانٹ نہیں ملی۔

محترمہ ڈاکٹر مس رفعت رشید کا خطاب

پرنسپل صاحبہ کی رپورٹ کے بعد محترمہ مس رفعت رشید نے کالج کی ہونہار اور نمایاں امتیاز حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کئے۔ جب آپ انعامات تقسیم فرما چکیں تو آپ نے طالبات سے نہایت پُرتاثیر انداز میں خطاب فرمایا جس میں آپ نے کالج کی رفتار ترقی اور شاندار نتائج پر دلی خوشی کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تعلیم کا مقصد ایک متعین اور بامقصد زندگی گزارنا ہے۔ عورت کی زندگی کا مقصد بہت بلند ہے۔ بیوی کی حیثیت سے اس کا فرض گھر میں ایک خوشگوار ماحول پیدا کرنا ہے اور ماں کی حیثیت سے اس کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کی پرورش اس انداز سے کرے کہ وہ بڑے ہو کر ملک و ملت کے لئے ایک قابل فخر شہری ثابت ہوں آپ نے طالبات کی توجہ ملک میں غربت، جہالت اور قدامت پسندی کی طرف مبذول کراتے ہوئے کہا کہ آپ کا فرض ہے کہ آپ کچھ وقت اپنی قوم اور ملک کے لئے بھی وقف کریں۔ آپ کی معمولی خدمت بھی بڑی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کا اختتام

محترمہ مس رفعت رشید صاحبہ کے اس پُراثر خطاب کے بعد ساڑھے گیارہ بجے کے قریب پرنسپل صاحبہ نے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے ختم ہونے کا اعلان کیا۔

(سٹاف سیکرٹری)

اساتذہ کرام و طلبہ جامعہ احمدیہ

موسم بہار کی تعطیلات کے بعد ۲ اپریل کو جامعہ احمدیہ صبح سات بجے لگے گا۔ طلباء کی حاضری پونے سات بجے ہو گی۔ تمام طلباء وقت پر جامعہ احمدیہ میں حاضر ہو جائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

تقریب نکاح

(بقیہ صفحہ اول)

کی پڑپوتی ہیں۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے اور اپنے فضل سے اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے

آمین اللّٰھم آمین۔

سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ توجہ کریں

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات الاحمدیہ کے سالِ رواں کے نصاب کے لئے "ہمارا آقا" کتاب شائع کروائی ہے جس کا امتحان شروع مئی میں لیا جائے گا۔ امتحان میں تقریباً ایک ماہ باقی ہے لیکن ابھی تک لجنات کی طرف سے نہ امتحان دینے والیوں کی تعداد کی اطلاع آئی ہے تاکہ اس کے مطابق پرچے بھجوائے جائیں اور نہ ہی کتاب منگوائی جا رہی ہے۔ عہدہ داران لجنہ و ناصرات فوری طور پر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے کتاب "ہمارا آقا" منگوا کر بچیوں کو امتحان کی تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ ناصرات الاحمدیہ کی ہر بچی امتحان میں شامل ہو۔ چھوٹے گروپ کا امتحان نصف کتاب کا اور بڑے گروپ کا ساری کتاب کا ہو گا۔ نیز یہ بھی اطلاع دیں کہ ان کے شہر سے کتنی بچیاں امتحان میں شامل ہو رہی ہیں۔

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

(بقیہ صفحہ اول)

امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد ان سے خطاب فرما رہے تھے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی سات روزہ تربیتی کلاس ۱۹ تا ۲۷ مارچ مسجد محمود میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کا افتتاح ۱۹ مارچ کو بعد نماز عصر مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے کیا تھا۔ اس کے بعد یہ روزانہ ۸ بجے صبح سے ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر تک منعقد ہوتی رہی۔ اس میں خدام کو قرآن مجید، حدیث، کلام، فقہ، دعیائیت، فرسٹ ایڈ اور خدام الاحمدیہ کے تنظیمی امور سے متعلق لیکچر دیئے گئے۔ نماز عشاء کے بعد روزانہ تلقین عمل کا پروگرام ہوتا تھا جس میں علماء سلسلہ نے بہت اہم تربیتی لیکچر دیئے۔

۴۲ خدام نے باقاعدگی کے ساتھ کلاس میں حاضر رہ کر دینی تربیت کے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے رہے باقاعدگی کے ساتھ استفادہ کرنے والے ان خدام کے علاوہ بھی مختلف محلہ جات کے خدام خاصی تعداد میں کلاس سے اکر مستفید ہوتے رہے تلقین عمل کے پروگرام میں خدام کے علاوہ انصار صاحبان اور اطفال بھی شرکت کرتے رہے چنانچہ تلقین عمل کے تحت علماء کرام کی تقاریر کے دوران روزانہ حاضری سو سے بھی متجاوز ہو جاتی تھی کلاس میں جن علوم کی تعلیم دی گئی تھی آخری روز ان میں خدام کا باقاعدہ امتحان ہوا اور نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔

۲۷ر مارچ کو بعد نماز عصر مسجد محمود میں تقسیم انعامات کے اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں صدارت کے فرائض محترم سید داؤد احمد صاحب قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو سابق مبلغ انگلستان مکرم کمال یوسف صاحب زعیم حلقہ دارالصدر جنوبی نے کی۔ عہد کے دہرائے جانے کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے کلاس کے کوائف پر مشتمل مختصر رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد محترم صاحب صدر نے نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ تقسیم انعامات سے فارغ ہونے پر آپ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے عالم باعمل بننے کی اہمیت واضح فرمائی۔ آپ نے فرمایا ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا میں بعض چیزیں لازم ملزوم ہوتی ہیں۔ ان کا ایک دوسرے کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک کے بغیر دوسری کا تصور بھی ممکن نہیں ہوتا ایسی ہی چیزوں میں سے علم اور عمل بھی ہیں۔ دونوں اس درجہ لازم و ملزوم ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں علم ہے وہاں عمل کا ہونا لازمی ہے اور اگر علم کے باوجود ایسا عمل مفقود ہے تو پھر وہ علم محض بیکار اور نہ ہونے کے برابر ہے علم اپنے صحیح معنوں کی رو سے علم کہلاتا ہی اس وقت ہے جب علم سیکھنے والا انسان اس پر عمل بھی کرے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالے عمل کے بغیر علم کوئی شے نہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو علم تو حاصل کریں لیکن اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہوں ایسے گدھے سے تشبیہ دی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ ایسا علم کس کام کا کہ جس پر انسان عمل نہ کرے نہ خود اپنی زندگی بدلے اور نہ اس علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے ایسا شخص ہزار علم پڑھ لینے کے باوجود جاہل ہی رہتا ہے عمل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جو علم کے نتیجہ میں پیدا ہو کر اسے جہالت سے ممیز کر دکھاتا ہے پس آپ لوگوں کو جنہوں نے اس تربیتی کلاس میں شریک ہو کر کچھ نہ کچھ علم حاصل کیا ہے اس بات کی اہمیت کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ علم محض بے فائدہ ہو گا اگر اس کے نتیجہ میں آپ کے اندر عمل کی خواہش پیدا نہیں ہوتی اور آپ اس کی مدد سے اپنی زندگی کو بدل نہیں ڈالتے اور پھر دوسروں کو بھی اپنی ہی طرح بدلنے اور انہیں عالم باعمل بنانے کی کوشش نہیں کرتے۔

اس مختصر لیکن مفید و پُراثر خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے اس طرح مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی یہ سات روزہ تربیتی کلاس اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

انعامات حاصل کرنے والے خدام:۔

قرآن کریم ۔ نذیر احمد صاحب اول محمد سعید صاحب درانی دوم

حدیث ۔ محمد سعید صاحب درانی اول ۔ نذیر احمد ” ”

دینی معلومات محمد سعید صاحب درانی اول مجید احمد صاحب دوم

دعیائیت:۔ قاضی محمد یامین صاحب اول

طارق بشیر اور محمد عبداللہ ۔ دوم

فقہ:۔ محمد سعید صاحب درانی ۔ اول

نذیر احمد صاحب ۔ دوم

کلام:۔ نذیر احمد صاحب ۔ اول

محمد سعید صاحب درانی دوم

ذہانت:۔ احمد کریم صاحب اول

محمد سعید صاحب درانی دوم